اخبار نور افشان لودیانہ

اخبار ہفتہ وار
انجمن پنجاب مشن
ہوتا ہے۔ اسمیں مطالب
مفید عام بتفصیل تشریح
علی مختلف واقعات سر دیار امصار
کی منقولات و اخبار و خبریات وغیرہ شائع
ہوتے ہیں۔ مسیحی مذہب کے اعتراضوں کا جواب
اور سچی صداقتوں کا اظہار اسکا اول مدعا ہے
قومیات وغیرہ بھی درج کیجاتی ہیں۔ ہر خاص و عام
سے قیمت پیشگی وصول کیجاتی ہے۔ کسی کے نام بلا وصول
قیمت پیشگی اخبار روانہ نہیں ہوتا۔ قیمت بر نرخ
نام
صرف عام پیشگی

محصول ڈاک
بذمہ خریدار
شرح ہر اور ما بعد کے
وعدہ پر ادا کیا جاتا ہے
جو محصول ڈاک اور رو مجمع پیشگی ہے
ہر اشتہارات مفید عام مفت۔ مفید
خاص فی سطر مع زیادہ بڑھنے کے نصف
اجرت۔ اخبار کے متعلق ہر ایک قسم کی خطوط
کتابت بنام ایڈیٹر ہونی چاہیے۔ متعلق حساب
کتاب بنام منیجر صاحب کارسپانڈنٹوں کو پرچہ مفت دیا
جاتا ہے۔ بشرطیکہ مضمون ہفتہ وار ارسال فرماویں
خبرین مختصر ادبی

تو بھی کو نور افشاں اور آنکھ کر روشن تو تیری ساری حالت ہو بیس تو روشن

وہی تھا نور حقیقی جو آکے دنیا میں ہر ایک شخص کو اس نے کیا منور

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۱۰ | مطبوعہ ۷۔ مارچ ۱۸۸۹ء ۶ بروز پنجشنبہ | جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۷۔ مارچ ۱۸۸۹ء ۶

آگرہ میں ان دنوں ایک قتل کی عجیب واردات ہوئی۔ جسکی بہت شہرت ہو رہی ہے۔ ہمنے بھی وہاں سے بہت حالات معلوم کئے۔ مختصر کیفیت یہہ ہے کہ

سماۃ مریم اسٹوڈنٹ مڈیکل کالج آگرہ زوجہ درویش علی کا ایک جوان مسمی محمد علی خان سٹوڈنٹ کالج مذکور سے ناجائز تعلق ہو گیا۔ یہہ ناجائز تعلق قریب ۱½ سال تک رہا۔ آخر مریم کے شوہر کو معلوم ہوا۔ تو اُسنے سول سرجن صاحب بہادر ڈاکٹر ولکاک سے شکائت کی۔ ڈاکٹر صاحب نے انکو اپنے گھر کے انتظام کرنیکی ہدائت کی۔ اور کہا کہ جبتک تم اپنی عورت کو بورڈر کرکے داخل بورڈ نکروگے ہم کوئی انتظام نہیں کرسکتے۔ یہہ لڑکا محمد علی مریم کو اُسکے گھر پڑھانے جایا کرتا تھا۔ ۷ تاریخ ماہ گذشتہ کی رات کو اُسکے شوہر نے موقعہ پاکر نہائت بیرحمی سے گلے میں دوپٹہ ڈالکر ہلاک کیا۔ اور خود ہی جاکر پولیس میں اطلاع دی۔ جسپر عورت و مرد دونوں ماخوذ ہوئے۔ درویش علی قاتل کا بیان ہے۔ کہ میرا ارادہ محمد علی کو جان سے مارنے کا نہ تھا۔ میں نے اُسکے گلے میں کپڑا ڈال کر چارپائی سے نیچے کھینچا۔ اتفاقاً مر گیا۔ عورت کا بیان ہے کہ میں محمد علی سے واقف بھی نہیں۔ وہ رات کو میرے گھر پر آیا۔ اور مجھکو چھری دکھائی۔ چونکہ میں اکیلی تھی۔ میرا شوہر گھر نہ تھا۔ موقعہ پاکر میں نے اُسکی چھری سے اُسے نازک جگہہ پر زخمی کیا۔ یہہ مقتول محمد سبحان علی خان اسسٹنٹ سول سرجن مڈیکل کالج آگرہ کا حقیقی بھائی تھا۔ مقدمہ بڑے زور شور سے ہو رہا ہے +

اور سنئے ایک جوان مسلمان لڑکی جنے اسی سال ڈاکٹری کا آخری امتحان تعریف کے ساتھ پاس کیا ہے۔ اور ڈاکٹری کی سند حاصل کرنے ہی پر تھی کہ اُسکی بدچلنی کی خبر سول سرجن صاحب کو ملی۔ جنہوں نے اُسکو سکول سے خارج کیا۔ اور سند ڈاکٹری سے محروم رکھا۔ اب وہ وہاں ایک کرایہ کے مکان میں اپنے ہندو عزیز کو کہ وہ بھی طالب علم مڈیکل کالج کا ہے لیکر بیٹھی ہے۔ جدن ہم وہاں تھے۔ اُسیدن وہ لڑکا بھی سکول سے خارج کیا گیا +

اخبار منشور محمدی غالباً پھر عدم کو سدھارا۔ کیونکہ کئی ہفتے گذر گئے۔ اُسکا کہیں پتہ بھی نہیں۔ ڈیرہ غازیخان سے بھی شکائت آئی ہے۔ کہ منشور محمدی نہیں ملتا۔ اگر کوئی صاحب اخبار مذکور کی نسبت کچھ جانتے ہوں۔ تو اطلاع دیں +

آخرکار مجسٹریٹ پونا نے اپنی غلطی کو مان لیا۔ اور اقبال کیا۔ کہ بیشک مسیحی لڑکی کے مقدمہ میں اُنسے غلطی ہوئی ہے۔ لیکن اب کیا فائدہ۔ بیچاری پاکدامن لڑکی کی عزت برباد

نئی تصنیفات

ذیل کے ٹریکٹ دیودھرم آفس لاہور سے وصول ہوئے ہیں۔ جنکو شکریہ کے ساتھ قبول کر کے رسید دیتے ہیں۔ یہہ سب ٹریکٹ پنڈت اگنی ہوتری صاحب پیغمبر دیودھرم کی تصنیفات ہیں +

(۱) **آریہ اُپدیشک**۔ اِس میں بحوالہ آریا پتر کا آریہ واعظوں کے عام چلن کا خاکہ کھینچا ہے۔ بیان کیا ہے کہ آریہ اُپدیشک اپنی شکم پُری کیواسطے ویدوں کی آڑمیں گلچھرے اُڑاتے ہیں۔ اور خود دیانند بھو کا ننگا مُلکی ترقی کے نام سے مزے کرتا رہا۔ اور اب یہہ مکّار اُپدیشک تنخواہ لیکر مکّاری کا کام اچھا کرتے ہیں۔ ان اُپدیشکوں کا دل دنیا پرستی اور مکّاری سے بھرا ہے خلق خدا کو ہدائت کی گئی ہے کہ بلند آواز سے اِنکو پکار کر کہے کہ چلو رخصت ہو یہاں سے بُت پرستی بُت پرستی اور وید وید کا نام زبان پر ہے۔ اور دل تمہارا ہمسے بھی بڑھکر دُنیا پرستی اور مکّاری سے بھرپور ہے۔ پھر لکھا ہے کہ ان اپدیشکوں کے اعمال اُن کے ظاہری اقرار کو جھوٹا ثابت کرتے ہیں۔ وہ اپنے ملک کے لئے اُسقدر ہمدردی رکھتے ہیں۔ جسقدر چاندکا آدمی۔ یہہ لوگ اصل میں جس چیز کی پرواہ کرتے ہیں۔ وہ **روٹی اور مکھّن** ہے۔ وغیرہ وغیرہ یہہ چھوٹا سا مزیدار ٹرکٹ دیکھنے کے قابل ہے۔ قیمت صرف ایک پیسہ +

(۲) **پنڈت دیانند کی ویدک تفسیر پر پروفیسر میکس مولر کی رائے**۔ اِس میں اول یہہ بیان ہے کہ پروفیسر میکس مولر صاحب نے مذہبی خیالات کی اصلیت اور اُن میں زمانہ کے ساتھ ترقی کرنیکا جو طریقہ دریافت کیا ہے۔ اور انڈیا کے مذاہب سے اُسکا جو ثبوت دیا ہے۔ وہ نہائت قدر کے لایق ہے۔ اور ایک سچّے مورخ کی طرح اُنہوں نے ویدوں کے وقت سے مذہبی ترقی کا جو سلسلہ ڈھونڈا ہے۔ وہ مذہبی اصلیت اور ترقی کے اصول پر بہت بڑی روشنی ڈالتا ہے۔ اور علم تواریخ کے سچّے اصولوں کی پیروی اور عزت کرنے والوں کے نزدیک اُن کی یہہ برسوں کی تحقیقات نہائت بے بہا ہے۔ مگر پنڈت دیانند نے مُلکی ترقی کے مخصوص مطلب کو دلمیں ٹھان کر اور ویدوں کو آڑ بناکر جو شکار کھیلا ہے۔ اور اگنی اور سورج اور ہوا اور بادل وغیرہ کو کہیں پرمیشور کے نام سے منسوب کر کے اور کہیں اصل معنوں میں مانکر ریلوے اور تار برقی کی تعلیم کا ڈھکوسلا جماکر اُن کی تاریخی عظمت کو جسقدر خراب کیا ہے۔ وہ سنسکرت زباں کے کل محققوں اور مذہبی تعصب سے پاک شخصوں کے نزدیک خواہ وہ یورپ میں ہوں یا انڈین۔ نہائت افسوسناک ہے +

پروفیسر میکس مولر اسپر بہت افسوس کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اسقدر حد سے بڑھکر اُن (ویدوں) کی قیمت لگانا اور اس قسم کے اُنکے معنے بیان کرنا۔ کہ کبھی اُنکے لکھنے والوں کا مقصود نہ تھا۔ اور جسکی نہائت افسوسناک مثال دیانند سرستی کی کوشش میں موجود ہے۔ وغیرہ وغیرہ +

اب اہل دانش دیکھ سکتے ہیں کہ پروفیسر موصوف جیسے فاضل سنسکرت کے جب دیانندی معانی کی نسبت ایسے خیالات ہیں۔ تو یہہ آریا جو سنسکرت کی الف بے سے بھی واقف نہیں۔ اور گلی کوچوں میں وید وید پکارتے پھرتے اور دیانند کو سراہتے پھرتے ہیں۔ کیا حیثیّت رکھتے ہیں۔ جس حال کہ دیانند کی کارروائی فاضلوں کے نزدیک مستند نہیں اے دیانندیو ہوش کرو۔ عقل کرو۔ کچھ تو دانش سے کام لو۔ اِس ٹریکٹ کی قیمت ایک پیسہ ہے +

(۳) **پنڈت دیانند کے ویدوں کی پیدائش**۔ اِس میں پنڈت دیانند کے ویدبھاشا سے ویدوں کی پیدائش کی نسبت یہہ سات باتیں اخذ کی ہیں +

اول۔ ویدوں کو ایشور نے پیدا کیا +

دوم۔ چاروں وید ایشور کے مُنہہ روئں۔ دل اور جان کے برابر ہیں +

سوم۔ وید مخلوق کی ابتدا میں پیدا ہوئے +

چہارم۔ ویدوں کے مضامین کو ایشور نے لکھکر ظاہر نہیں کیا +

پنجم۔ اگنی۔ بایو۔ آدت۔ اور انگرا نامی چار شخصوں کے ذریعہ ویدوں کو ظاہر کیا +

ششم۔ جیسے کوئی باجے کو بجاتا ہے۔ یا تپلی کو نچاتا ہے۔ ویسے ہی اُن چاروں شخصوں کو ذریعہ بناکر پرمیشور نے ویدوں کو ظاہر کیا +

ہفتم۔ اِن چاروں شخصوں کے گیان سے ویدوں کی پیدائش نہیں ہوئی +

اِن ساتوں دیانندی دعاوی کی پنڈت اگنی ہوتری صاحب نے خوب ہی تردید کی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ یہہ دعوے بالکل پوچ اور ردّی ہیں۔ ہرایک تھوڑی سی عقل والا شخص بھی اِن پر اگر ذرا غور کرے۔ تو فوراً لغو سمجھ کر رد کردے۔ دیانندیوں کے دیگر اور اپنے ہی دعووں سے یہہ باتیں رد ہوتی ہیں۔ اور اِس رسالہ میں بھی بہت اچھی طرح دلائل سے اِن کی تردید کی گئی ہے۔ ناظرین خود بھی انپر غور کریں اور دیانندیوں کی عقل پر افسوس کریں۔ کہ کیسے کیسے لچر دعوی رکھکر ویدوں کو انادی مانتے ہیں۔ اور اِس رسالہ کو بھی منگوا کر دیکھیں۔ قیمت آدہ آنہ

(۴) **تناسخ کے اخلاقی اور سوشیل نتائج**۔ جب ہم کسی کے مذہبی اصولوں پر حملہ کرتے ہیں تو مناسب ہے۔ کہ شائستگی اور تہذیب سے کام لیں۔ جب کسی کی غلطی کو آشکارا کرنا چاہیں۔ تو نرمی اور فروتنی کو کام فرماویں۔ ایسی فکر کرلی چاہئے کہ سانپ مرے پر لاٹھی نہ ٹوٹے۔ یہہ رسالہ پنڈت سیتانند اگنی ہوتری کا تہذیب سے کچھ گرا ہوا ہے۔ اِس میں کچھ شک نہیں کہ تناسخ کے پیرووں کے لئے اخلاق اور سوشیل

کچھ چیز نہیں - کیونکہ اس مسئلہ سے انسان حیوان سور اور آدمی باپ اور بیٹے میں کچھ فرق نہیں - سب ایک ہی سلسلہ میں چلے آتے ہیں - جو ایک نہائت نامعقول اور نامناسب امر ہی - اس ٹریکٹ میں دو مثالیں پیش کی گئی ہیں - اول میں باپ گھوڑا اور بیٹا سوار ہی - یعنی تناسخ کے روسے باپ گھوڑے کی جون میں پہنچا - اور بیٹا سوار ہوا - پھر اُنکا آپسمیں جھگڑا - دوسری مثال ایک دردناک نظارہ ہی - جسمیں ایک دیانندی اپنی بیوی کو مار رہا ہی - اور وہ رو رہی ہی - اور کہتی ہی - کہ تو اپنی ماکو مت مار - کیونکہ گذشتہ جنم میں وہ اُسکی ماتھی - ناظرین خود اس رسالہ کو منگواکر ملاحظہ فرماویں - دیانندیوں کی خدمت میں عرض ہی کہ - آپ بھی مہربانی سے اسپر غور کریں - شرم کی باتیں ہیں - اور درحقیقت اواگون کے ماننے سے یہی نتائج برآمد ہونگے - اور اس سے خداوند کریم کا رحیم اور غفار رحمان دیالو دیاوان ہونا بالکل رد ہوتا ہی - اور مُصنف رسالہ کیخدمت میں گذارش ہی - کہ ذرا نرمی سے کام لیویں - بیشک بُرائی کی مخالفت کرنی جہانتک ہوسکے مناسب ہی - مگر ایسی بھی تو نہ چاہیئے کہ ہماری مخالفت سے بھی ناشائستگی کی بو پائی جائے - اسکی قیمت بھی آدھ آنہ ہی +

(۵) **اِس ملک کے عام عیسائی** - یہہ مضمون نور افشاں ہی کا ہی - دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۲۶ - جنوری ۱۸۸۹ء - اِس میں صرف نام کے عیسائیوں کے لئے شرم ہی - اور اس کی نسبت ہم پنڈت صاحب سے اِتنا عرض کرنا نامناسب نہیں سمجھتے - کہ اِن سے یا ایسی اَور باتوں اور بعض نام کے عیسائیوں کے چلن سے مسیحی دین پر کوئی حرف نہیں آتا - کیونکہ ع کہیں خاک ڈالے سے چھپتا ہی چاند + ہم آپ کے مشکور ہیں - کہ آپ نام کے مسیحیوں کو حقیقی مسیحی ہونے کی نصیحت کرتے ہیں - ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے مسیحی بھائی اِس پر غور کرینگے - قیمت صرف ایک پیسہ +

(۶) **عیسائیوں کی راہ نجات** - اِس نام کا ٹریکٹ ایک ریویو ہی - جو کتاب راہ نجات - مُصنفہ مسٹر ایم حنیف مرحوم پر لکھا گیا ہی - اور اخبار دھرم جیون میں شایع ہو چُکا ہی - اب اسکو ٹریکٹ کی صورت میں چھپوالیا ہی - ناظرین اِس سے دھوکا نہ کھاویں - یہہ کوئی نئی بات نہیں - افسوس ہی کہ مُصنف راہ نجات کی بیوقت موت نے اُسکو جہان سے اُٹھالیا - ورنہ وہ اسکا ضرور دنداں شکن جواب دیتا - نہیں ہم بھول گئے - وہ تو اسکا جواب دیچکا - اور وہ نور افشاں میں شائع بھی ہوچکا ہوا ہی - دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۱۴ - جون ۱۸۸۸ء بصیغہ مراسلات ایک آرٹیکل اِس عنوان سے ہی - "کتاب راہ نجات پر دھرم جیون کے ریمارک پر ایک سرسری نظر" - یہہ آرٹیکل خود مُصنف مرحوم کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہی - اب ہمیں اسکے جواب دینے کی ضرورت نہیں یہہ جواب قریبًا ساڑھے چھہ کالم پر ہی - انصاف تو یہہ تھا کہ اگر اپنے ریمارک کو پنڈت صاحب نے چھپوایا تو ضرور اُسکے جواب کو بھی ساتھ ہی چھپوا دیتے - لیکن انکو ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی - اگر ہمارے ناظرین کی خواہش ہوئی - تو ہم کسیوقت اُسکو مکرر نور افشاں میں شائع کرینگے - قیمت اسکی آدھ آنہ ہی +

یہہ ۶ ٹریکٹ اکٹھے نو پیسہ یعنی ۲/۳ پائی معہ محصول ۲/۹ پائی پر مِلسکتے ہیں - اگر ایک پیسہ کا کوئی اَور ٹریکٹ منگوالیں تو ۳/ میں آسانی سے سب آجائینگے +

غور طلب - پس اے بھائیو میں خدا کی رحمتوں کا واسطہ دیکے تم سے التجا کرتا ہوں - کہ تم اپنے بدنوں کو گذرانو تاکہ ایک زندہ قربانی مقدس اور خدا کے لئے پسندیدہ ہوں - کہ یہہ تمہاری عقلی عبادت ہی - اور اِس جہان کے ہمشکل مت ہو - بلکہ اپنے دل کے نئے ہونے سے اپنی شکل بدل ڈالو - تاکہ تم خدا کے اُس ارادہ کو جو خوب اور پسندیدہ اور کامل ہی بخوبی جانو - میں اُس فضل سے جو مجھے عنائت ہوا ہی - تم میں سے ہر ایک کو کہتا ہوں کہ اپنی قدر اُس سے زیادہ جسکا جاننا مناسب ہی - نہ جانے - بلکہ اعتدال کے ساتھ اپنا مرتبہ ایسا سمجھے - جیسا خدا نے ہر ایک شخص کو انداز سے ایمان دیا - رومی ۱۲ باب ۱ تا ۳ +

---

۲۶ - تاریخ ماہ گذشتہ آگرہ چرچ مشن کے ہیڈ کیٹی کسٹ پنڈت نانک چند بیدی کی بڑی صاحبزادی کی شادی مسٹر سلطان احمد ٹھیکیدار جھانسی سے نہائت رونق و شان سے ہوئی - بہت احباب حاضر تھے - جلسہ شادی میں منشی غلام مسیح صاحب (جو میں پوری سے اِس تقریب پر تشریف لائے تھے) نے ایک مبارکبادی نہائت شیریں لہجہ سے پڑھکر سنائی - بعدہٗ سینٹ جان کالج کے مسیحی طالب علموں نے بلند آواز سے گاکر حاضرین کو محظوظ کیا - کھانے پینے کا انتظام بہت اچھا تھا - ہمارے ہندوستانی بھائیوں نے مہمانوں کی اچھی خاطر کی - نانک چند صاحب نے بھی کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا - ہمکو منشی غلام مسیح+ صاحب کی ملاقات نے ڈبل خوشی سے بھر دیا - منشی صاحب جوان صالح خوش مزاج - سنجیدہ - خوش اخلاق سچے مسیحی کی تصویر ہیں - اسکے ساتھ عالی خیال بھی پرلے درجہ کے - اور نہائت خوش الحان - آپنے ہماری درخواست پر کئی ایک غزلیں گائیں - جنمیں سے ایک کے چند اشعار یہہ ہیں جو ہمنے اُسیوقت لکھہ لئے - کیونکہ آپ زبانی گاتے تھے +

لب عیسیٰ کی سب تاثیر دیکھو | گئے زندہ بشر تقریر دیکھو
بدی کو چھوڑتے ہرگز نہیں لو | اُنہی کے دل کی ہی تقصیر دیکھو
بدی کرکے حوالے سوئے تقدیر | ذرا کوتاہئے تدبیر دیکھو
جگر کو چھید کر دل کو بھی توڑا | گناہ کا ہی یہہ کاری تیر دیکھو
میں اب مارونگا شیطاں کو تھینا | وہ دوتی روح کی شمشیر دیکھو
زیارت خاکسار ابہی جو منظور | کبھی ہو دل یہہ وہ تصویر دیکھو

٭ افسوس اسبات کا ہی کہ آپ کانگرس کے معاون ہیں بلکہ ڈیلیگیٹ ہوکر الہ آباد بھی گئے تھے جنہوں نے اس معاملہ میں بات چیت بھی کی - اور پادری ٹھاکر داس صاحب کا رسالہ انٹی کانگرس غور سے پڑھنے کی درخواست کی - اُنکے ڈیلیگیٹ ہونے کا حال ہم آئندہ پرچہ میں لکھینگے - ورنہ کانگرسیوں کی دھوکہ کی کارروائی بیبک ور دکھادینگے - ایڈیٹر

مراسلات

عیسویت شافی قدرت ہی

تمہید

الہام الہی کا وہ مقصد جو گنہگار انسان کے لئے نہایت ضروری ہی وہ راہ نجات ہی - اور یہہ بات دریافت کرنا لازم ہی کہ وہ کونسی قدرت ہی جو ہمکو گناہ اور اسکے برے نتیجوں سے نجات دیسکتی ہی اور یوں ہمیں بقا کے لائق اور اسکے وارث کرسکتی ہی - ہم جانتے ہیں کہ اس امر میں انسان نے اپنی کوشش کی کوئی صورت باقی نہیں چھوڑی ہی لیکن افسوس اتنا ہی کہ مختلف خیالوں میں پڑکر مختلف طریقے نجات کے تجویز کئے ہیں - جب ان خیالوں اور طریقوں پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہی کہ لوگ ان باتوں کو پورے طور سے نہیں سمجھتے کہ کسلئے نجات چاہئے اور کہ وہ کیونکر حاصل ہوسکے - یہہ دونوں باتیں بتلانے کے لئے خدا نے الہام سے انسان کے ساتھ کلام کیا - اور اس تحریر سے غرض یہی ہی کہ الہام کے اس مقصد کو ہم اور زیادہ سمجھ جاویں +

جاننا چاہئے کہ کل عالم میں خداوند خالق نے اپنی حکومت دو طرح کی قائم کی ہوئی ہی - جسمانی اور اخلاقی جسمانی حکومت سے مراد وہ حکومت ہی جو غیر ناطق جسم پر ہی اور اخلاقی حکومت سے مراد وہ حکومت ہی جو ناطق عقل پر ہی - دونوں قسم حکومت کے لئے دو قسم کے قانون ہیں - اور وہ اپنی اپنی قسم کے لحاظ سے جسمانی قانون اور اخلاقی قانون کہے جاسکتے ہیں - اس ترتیب سے غرض برتاؤ محبت یعنی نیکی ہی - اور نیکی کا نتیجہ خوشی ہی +

پھر دونوں قسم قوانین کی ہم یہہ کیفیت دیکھتے ہیں کہ جسمانی قانون جو جسمانی چیزوں کے متعلق ہیں خالق نے ایسے طور سے قائم کئے ہوئے ہیں کہ کوئی چیز اُنسے انحراف نہ کرسکے - اور انتظام عام باترتیب اسی لئے چل رہا ہی کہ یہہ قانون ضرورت سے بھرپور ہیں - اور یہی سبب ہی کہ انسان بھی اُن سے تجاوز نہیں کرسکتا اور جب کرتا ہی تو ساتھ ہی سزا پاتا ہی - لیکن اگر اُن قوانین کے تقاضا کے موافق کرتا ہی تو خوشی اور آرام پاتا ہی - اسیطرح اخلاقی قوانین سے بھی مُراد اخلاقی عالم میں ترتیب اور انتظام قائم رکھنے سے ہی - ان قوانین کے موافق روش رکھنے سے خوشی حاصل ہوتی ہی اور تجاوز باعث دُکھہ اور رنج کا ہی - یہاں بھی خوشی اور سزا لازمی ہیں - اس کیفیت سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ یہہ کل انتظام خدا نے انسان کی خوشی کیلئے کیا ہوا ہی اور اسکو خوشی حاصل ہوتی اور ہوسکتی ہی اگر اس انتظام کے قوانین کے موافق چلے - اور اس سے ہم خالق کی مرضی بھی معلوم کرتے ہیں کہ وہ کس بات سے خوشی ہوتا ہی اور کس بات سے ناراض ہوتا ہی - تمان متعلقین کی بابت ہم اسکے ٹھہرائے ہوئے قوانین سے جانتے ہیں کہ وہ کس طبیعت کا شخص ہی - اسکی مہربانی اور عدل دونوں ہی صاف معلوم ہوتے ہیں +

اب اسبات کا بھی خیال کرنا چاہئے کہ انسان پر واجب ہی کہ اخلاقی قوانین کی پابندی کرے - کیوں؟ اسلئے کہ وہ بذات ہی اچھے ہیں - اور اچھے ہونے کے سبب سے خوشی کا باعث ہیں - پس اصل بات جسکے سبب سے انسان کو چاہئے کہ اپنی روش کو اُن کے موافق رکھے یہہ ہی کہ وہ خوشی کا باعث ہیں - اور خوشی اپنے آپ میں بذات ہی مرغوب چیز ہی - دیکھو لوگ اُن کاموں کو جو جسمانی قوانین کے متعلق ہیں (مثلاً ہر قسم کا ہُنر) ایسے طور سے کرنیکی کوشش کرتے ہیں کہ اُنکو آرام اور خوشی حاصل ہو - ایسا ہی محبت یا نیکی جو اخلاقی قوانین کا مقصد ہی خوشی کا باعث ہی اور جہاں یہہ نہیں ہوتی وہاں رنج اور تکلیف ضرور ہوتے ہیں - غرضکہ انسان کو چاہئے کہ نیکی کرے اور بدی سے باز رہے +

پس نیکی کیا ہی؟ قوانین اخلاقیہ کے موافق روش رکھنا نیکی ہی +

بدی کیا ہی؟ قوانین اخلاقیہ کے موافق روش نہ رکھنا بدی ہی +

کن کن سے نیکی مطلوب ہی؟ اخلاقی وجودوں سے اور وہ خدا اور انسان ہیں +

اخلاقی وجود ہونیکی کیا شرطیں ہیں؟ وہ شرطیں جنکی وجہ سے ہم کسیکو اخلاقی وجود کہہ سکتے ہیں یہہ ہیں یعنی عقل اور ضمیر اور آزاد مرضی - اور چونکہ انسان میں یہہ جوہر ہیں لہذا ہمکو ماننا پڑتا ہی کہ انسان اخلاقی وجود ہی - اور علاوہ اسکے ہم فطرتاً جانتے ہیں کہ ہم ایسے ہیں - اور پھر خداوند خالق میں بھی یہہ جوہر ماننے پڑتے ہیں کیونکہ اگر خالق میں نہ ہوتے تو مخلوق میں خود ہی نہیں ہوسکتے تھے - اُن کے ہونیکا کوئی مادہ یا سبب نہ ہوتا - خدا آپ اخلاقی وجود ہی اسلئے اُسنے اخلاقی انتظام عالم میں قائم کیا - اور اخلاقی حاکم ہونے کے سبب سے وہ کل عالم میں راستی کا محافظ ہی اور اسلئے دوسرے اخلاقی وجودوں سے اطاعت طلب کرتا ہی کہ راستی اور محبت کو قائم رکھیں - اُس راستی اور محبت کے قوانین حسب ذیل ہیں +

(۱) میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہ ہووے +

(۲) تو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں زمین کے نیچے ہی مت بنا - تو اُن کے آگے اپنے تئیں مت جھکا - اور نہ اُن کی عبادت کر کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں الخ +

(۳) تو خداوند اپنے خدا کا نام بیفایدہ مت لے کیونکہ جو اُسکا نام بیفائدہ لیتا ہی خداوند اُسے بے گناہ نہ ٹھہراویگا +

(۴) تو سبت کا دن پاک رکھنے کے لئے یاد کر چھہ دن تک تو محنت کرکے اپنے سارے کام کاج کر - لیکن ساتواں دن

خداوند تیرے خدا کا سبت ہی اسمیں کچھ کام نہ کر۔ نہ تو نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا غلام نہ تیری لونڈی نہ تیرے مواشی اور نہ تیرا مسافر جو تیرے پھاٹکوں کے اندر ہو۔ کیونکہ خداوند نے چھہ دن میں آسمان اور زمین دریااو سب کچھ جو اُن میں ہی بنایا اور ساتویں دن آرام کیا۔ اسلئے خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی اور اسے مقدس ٹھہرایا +

(۵) تو اپنے ماں باپ کو عزت دے تاکہ تیری عمر اُس زمین پر جو خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہی دراز ہووے +

(۶) تو خون مت کر +

(۷) تو زنا مت کر +

(۸) تو چوری مت کر +

(۹) تو اپنے پڑوسی پر جھوٹی گواہی مت دے +

(۱۰) تو اپنے ہمسائے کے گھر کا لالچ مت کر۔ اپنے پڑوسی کی جورو اور اُسکے غلام اور اُسکی لونڈی اور اُسکے بیل اور اُسکے گدھے اور کسی چیز کا جو تیرے پڑوسی کی ہی لالچ مت کر۔ (خروج باب ۲۰)

قوانین اخلاقیہ کے شارح اعظم خداوند یسوع مسیح نے اِن دس باتوں کا خلاصہ یہہ فرمایا ہی کہ تو خداوند کو جو تیرا خدا ہی اپنے سارے دل سے اور اپنی ساری جان سے اور اپنی ساری عقل سے اور اپنے سارے زور سے پیار کر۔ اول حکم یہی ہی۔ اور دوسرا جو اسکی مانند ہی یہہ ہی کہ تو اپنے پڑوسی کو اپنے برابر پیار کر۔ (مرقس ۱۲: ۳۰)

اب انسان نے اِن قوانین سے تجاوز کیا ہی اور خدا کے انتظام میں بڑا بھاری فساد ڈالا ہی اور سزا کے لایق ہوگیا ہی اور زندگی اور خوشی کے لائق نہیں رہا۔ اور یاد رہے کہ سزا کوئی مصنوعی امر نہیں ہی بلکہ قدرتی ہی اور لازمی ہی۔ اور وہ موت ہی۔ قدرت کے قانون میں یہہ بات پائی جاتی ہی اور اِس قانون کو لا آف کانٹی نیوٹی کہتے ہیں کہ ہر چیز اپنے اپنے تعلقات میں زندہ ہی مگر غیر تعلقات کے نزدیک وہ مردہ ہی جمادات اپنے میں خواہ کچھ ہی ہوں مگر نباتات کے نزدیک مردہ ہیں۔ اور نباتات حیوانات کے نزدیک مردہ ہیں اسیطرح جو نکہ انسان نے اخلاقی قانون سے تجاوز کرکے اپنا تعلق گناہ سے کر لیا لہذا اخلاقی اور روحانی زندگی کے نزدیک وہ مُردہ ہوگیا ہی۔ اور قدرتی تقاضی ہی کہ وہ ایسا ہی ہو جاوے اور اسکے مطابق کلام الہی میں بھی انسان کی موجودہ حالت کو موت سے بیان کیا گیا ہی۔ "جسمانی مزاج موت ہی پر روحانی مزاج زندگانی" (رومیوں ۸: ۶) الحاصل اِن انسان روحانی زندگی کے دائرے سے نکل گیا اور گناہ کی شریعت یا دائرے میں آگیا ہی جیسے مچھلی پانی سے نکلکے خشکی پر آجاوے۔ اور جس علاقہ میں ہوگیا ہی اُسیکے نتیجے پاسکتا ہی اور وہ دُکھ اور موت ہی۔ یہہ سزا تو انسان کو قدرت ہی کی طرف سے ہوئی ہی اور آخر اُسکو ہمیشہ کی موت تک پہنچاویگی۔ اور یوں اُسکو ہمیشہ کی زندگی اور خوشی سے محروم رکھیگی۔ اور الہام کے ذریعہ سے خدا نے انسان کو اِس بات سے اور بھی آگاہ کر دیا ہی۔ پس وہ چیز جو انسان کو اِس نئے تعلق سے بچاوے اسکو ہم انسان کے لئے شافی قدرت جانینگے +

دوسری بات جو لا آف کانٹی نوئٹی ہمیں باور کراتی ہی یہہ ہی کہ جو قانون جس شے کی نسبت ٹھہرایا گیا ہی اگر وہ شے یا شخص اُن میں قائم رہنے سے غفلت کرے تو اپنی حالت سے زائل ہوجائیگی۔ قیام اور ترقی کے لئے حفاظت اور کوشش لازمی ہیں۔ ہر چیز اپنے آپ میں مائل بطرف زوال ہی کیونکہ قیام کی دلیل اپنے میں نہیں رکھتی مگر دوسرے میں رکھتی ہی۔ یعنی خالق میں۔ اور خالق نے جو قانون اُن کے قیام کے لئے مقرر کئے ہیں اُن کے موافق کرنے کے بغیر کوئی چیز قائم ودائم نہیں رہ سکتی۔ اِس حال میں ہر ایک شے جو اِس قیام و ترقی کے لئے مقرر ہی اسکو ڈھونڈنا ضروری ہی۔ کسی باغ کو پھلدار اور سرسبز کرنے کے لئے حفاظت اور پرورش ضروری ہیں کیونکہ اگر یہہ نہ ہو تو اور چیزیں یا قوانین ہیں جو اسکو بربادی کی حالت میں لانیوالی ہیں۔ اسیطرح انسان اگر اپنے قیام و ترقی کے سامان سے غافل رہے تو ضرور زوال پاتا ہی۔ چنانچہ اگر اپنی صحت کے قوانین سے غافل رہے تو نقصان اُٹھاتا ہی۔ اور جو لوگ شائستگی کے قوانین سے غافل رہے یا رہتے ہیں وہ شائستہ نہیں ہوئے اور نہ ہو سکتے ہیں۔ بلکہ وحشی ہوجاتے رہے ہیں۔ پس اگر قوانین اخلاقیہ سے غافل رہے تو روحانیت سے گر جاتا ہی اور سلامتی اور ترقی سے محروم رہتا ہی اور رہیگا۔ علی ہذا القیاس اگر وہ اپنی نجات سے غافل رہے تو ہلاکت سے کیونکر بچ سکتا ہی؟ لیکن افسوس! انسان غافل ہوکر ہلاکت کے یقینی راستہ پر ہی۔ پس وہ چیز جو اسکو بیدار کرے اور حفاظت اور ترقی کے لئے آمادہ کرے اور یوں ہلاک ہوجانے سے بچاوے اسکو ہم انسان کے لئے شافی قدرت کہینگے +

تیسرا نتیجہ جو ہمکو لا آف کانٹی نوئٹی کے ذریعہ سے ہاتھ آتا ہی یہہ ہی کہ کوئی چیز اپنے آپ اپنی قدرتی حالت کو بدل نہیں سکتی۔ البتہ وہ جو اِس سے اعلیٰ ہی وہ اسمیں تبدیلیاں کر سکتا ہی۔ پتھر اپنے تئیں نباتات کی قسم میں نہیں لا سکتے اور جانور انسان نہیں بن سکتے۔ اور اگر اِن میں ترقی کی ضرورت ہووے تو اعلیٰ قسم اپنے سے ادنیٰ قسم میں کر سکتی ہی۔ انسان اپنے سے ادنیٰ قسموں میں تبدیلیاں اور ترقیاں کرا سکتا ہی۔ مگر انسان کی جو گنہگاری گویا قدرتی حالت ہی اِس میں وہ خود اپنی حالت کو روحانیت کی طرف بدل نہیں سکتا۔ اور نہ اِس سے نجات پا سکتا ہی۔ انجیل مقدس کی تعلیم بھی اسکے موافق ہی۔ "تم طبیعت سے غضب کے فرزند تھے"۔ "تم فضل کے سبب ایمان لاکے بچ گئے ہو اور یہہ تم سے نہیں۔ خدا کی بخشش ہی" (افسیوں ۲: ۳ و ۸) اِس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ روحانی زندگی کے نزدیک انسان کی یہہ حالت مردہ حالت ہی اور وہ روحانی عالم اور اُسکی خوشیوں سے تعلق نہیں کر سکتا جبتک کہ روحانی عالم سے اسکے لئے امداد نہ پہنچے۔ اِس بات میں بھی انتظام قدرت اور الہام کا ایک ہی بیان ہی۔ پس وہ چیز جو انسان کو اُسکی موجودہ حالت اور اسکے نتیجوں سے نجات

دیوے وہی انسان کے لئے شافی قدرت ہوگی +

اِس بیان سے ہم کو یہہ باتیں حاصل ہوتی ہیں (١) انسان کی حالت خطرناک اور ناامیدی کی ہو- (٢) قوانین قدرت میں اسکے بچنے کی صورت اور گنجائش نہیں ہو- (٣) اُن میں یہہ گنجائش ہو کہ وہ کسی اعلیٰ طریق سے بچ سکتا ہو- اب ہمیں وہ طریق یا قدرت دریافت کرنا ضروری ہو جس سے ہم نجات پاسکیں" کیونکہ آدمی کو کیا فائدہ ہو اگر تمام جہان کو حاصل کرے اور اپنی جان کھووے ؟ یا پھر آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دیسکتا ہو ؟ (متی ١٦: ٢٦)- باقی آئندہ

راقم

جی- ایل- ٹھاکرداس

گجرانوالہ

خبریں

اخبار قیصری لکھتا ہو کہ لالہ دیوراج صاحب سکرٹری آریا سماج جالندھر کچھہ عرصہ سے مفرور ہو گئے ہیں- افسوس اخبار کوہ نور میں لکھا ہو کہ "آریا بنے بنائے ہندو عیسائی ہیں"- کیا خوب- امریکا میں بجلی کی طاقت سے جانوروں کو ذبح کرتے ہیں- اِس سے بڑے بڑے جانور چند سیکنڈ میں مرجاتے ہیں- پوپ کے حکم سے دس رومن کیتھلک پادری بلجیم سے لاہور میں آنیوالے ہیں- ہُگلی میں ایک ہندو بیوہ کی شادی ہوئی- ڈھاکہ میں ایک تعلیم یافتہ طالب علم نے زہر کھاکر خودکشی کی- لاہور کا ایک اخبار اُس زنانہ مدرسہ کی نسبت جو پنڈتہ رامابائی کھولنے کی تجویز کررہی ہیں- جل بھکر کہتا ہو کہ شامت یہہ ہو کہ خرچ اِس مدرسہ کا عیسائیوں نے اپنے ذمہ لیا ہو- ٢- مارچ کو الہ آباد میں ایک مینا بازار کھلنے والا تھا- جسکے فائدہ کا روپیہ عیسائی یتیم خانہ میں دیا جائیگا- امتحان مڈل صوبہ پنجاب کے گھر گھر رونے پڑے ہوئے ہیں- کئی ایک سکولوں سے کوئی ایک بھی طالب علم پاس نہیں ہوا- اکالگڈھ سے نو طالب علم شامل ہوئے بقول آفتاب پنجاب سب جہنم رسید ہوئے- رامنگر سے پندرہ طالب علم آئے سب کے گلے پر چھُری پھر گئی- حافظ آباد سے ٢٠ شامل ہوئے تھے- سب کے سب مارے گئے- ایک نہ بچا- پنڈ دادنخان سے ٣٦ طلبا شامل ہوئے- ڈیڑہ پاس ہوکر باقی ٣٤ بھاڑ میں جھونکے گئے- لاہور برہمو سکول سے ٣٨ طالب علم امتحان میں بیٹھے- ایک پاس ہوا- اور باقی ٣٧ کا بیڑا بھرا بھرایا کھارے سمندر میں غرق ہوا- ولائت کی ہنڈوی کا بٹہ باون روپیہ فیصدی پر اسوقت تک پہنچ چکا ہو- لاہور سے واپسی کیوقت سر سید احمد خان صاحب بہادر نے مدرسہ اسلامیہ سہارنپور دیکھنا چاہا- مگر وہاں کے مولویوں نے کہلا بھیجا کہ ہم ایسے شخص سے ملاقات کرنا نہیں چاہتے- جسکا لباس خلاف اسلام ہو- اگر مدرسہ دیکھنا چاہتے ہیں- تو مدرسہ کی درودیوار کو دیکھ لیں- بمبئی میں ٩ تاریخ کو ایک شخص نے دو خون کئے- پتہ ندارد- اہل ہند اسوقت مسیحی مشن کی مخالفت میں تلے کھڑے ہیں- مسیحی سپاہیو دلیر ہو- یہی روحانی لڑائی کا موقعہ ہو- بہادری کرو- ایک مجرم عورت جو گجرات کے جیل خانہ میں بحفاظت ایک سپاہی جارہی تھی- اپنے محافظ سپاہی کو کنوئے میں دھکیل کر فرار ہوگئی- پونا میں اسوقت پچاس سرکاری ملازموں پر رشوت ستانی کے مقدمہ دائر ہیں- آگرہ کے راجپوت شادیوں کی فضول خرچی کے انسداد کے لئے بڑی کوششیں کررہے ہیں- آگرہ میں آبرسانی کے اجراکے لئے ٹھیکے طلب ہوئے- دہلی میں نمائشی میلہ کی بڑی دھوم دھام ہو- اخبارات روس ہندوستانی روسا کی فوج امدادی کم عدہ تصور نہیں کرتے- سکھر کاپُل کھولنے کی رسم ادا کرنے کے لئے پانچ ہزار روپیہ کا خرچ منظور کیا گیا- لاہور کا ایک مبصر لکھتا ہو کہ لیڈی ایچیسن زنانہ ہسپتال کی بدانتظامی کی شکایتیں سُنی جاتی ہیں-

لاہور کے سالانہ کرکٹ میچ میں لاہور گورنمنٹ سکول پنجاب بھر میں اول رہا- لاہور کے سکھہ آجکل بہت جوش میں ہیں- وجہ جوش آریا سماج کی بے لگام شرارت بیان کی گئی ہو- عدالت خفیفہ بمبئی کا خزانچی ٣٥ سالہ ملازم بجرم تغلب ١٥ ہزار گرفتار ہوا- فرانس میں ناریل کے تیل کا مکھن بناکر بیچنے لگے- شاہ اٹلی کی نسبت بیان ہوا- حقہ اور شراب سے مطلق پرہیز ہو- امریکہ میں دو عورتوں کو جہاز رانی کے متعلق کپتان کا عہدہ ملا- حضور قیصر ہند اپنی وصیت لکھ رہی ہیں- چین میں بھی لڑکیوں کے مارڈالنے کی بُری رسم جاری سُنی گئی- امرتسر میں ایک کو جرکا دود ھ ڈاکٹر صاحب نے ملاحظ کیا- جسمیں نصف پانی نکلا- اجلاس آنریری مجسٹریٹاں سے اُسکو ٢٠ء جرمانہ اور پندرہ روز قید ہوئی- پنڈتہ رامابائی مسیحی المذہب امریکہ سے دس لاکھہ روپیہ چندہ کالائی ہیں- اب اہل ہند سے چندہ کی اپیل ہو- نظام حیدرآباد نے آبرسانی چادر گھاٹ کے لئے ٢½ لاکھہ منظور فرمایا- پانی بذریعہ نلکوں کے حسین ساگر سے پہنچایا جائیگا- بمبئی کے ایک کارخانہ روئی میں آگ لگنے سے ٣ لاکھہ کا نقصان ہوا- شیر محمد مصور لاہور کو نمائش تصاویر بمبئی میں اول انعام سیاہ قلم ملا- شہر لاہور کے گرد کے باغات معدوم کرنے کی تجویز سُنی گئی- انگلنڈ کی مخالفت میں روس جرمنی فرانس مل گئے- امیر کابل نے ترکستان کے سوداگروں سے قرض عظیم طلب کیا- اقرار یہہ ہو کہ کابل پہنچکر تمام روپیہ ادا کیا جائیگا وزیر اعظم اٹلی سے تمام وزارت فرنٹ ہوگئی- نازک حالت ہو- چنکیانگ علاقہ چین میں غیر ملکوں کے باشندوں کے برخلاف ایک بلوہ وقوع میں آیا- انگریزی کونسل کا دفتر اور سات مکانات جو غیر ملک والوں سے متعلق تھے- جلا دئے گئے- جہانتک معلوم ہوا ہو- کوئی شخص مارا نہیں گیا- حضور ملکہ معظمہ کا جنگی جہاز موقعہ واردات کو روانہ کیا گیا- اخبار عام بہت افسوس کرتا ہو کہ اہل ہند کا جوش عیسائیوں کے

خلاف تھوڑے ہی دن تک رہتا ہی- **خزانہ شملہ** کے خزانچی کا نوکر اِس علت میں گرفتار ہوا ہی کہ اُس کے پاس ۳۰۰ روپیہ کا دزدیدہ نوٹ خزانہ شملہ کا برآمد ہوا- **بمبئی ریلوے** پر بڑی بھاری سازش گارڈ لوگوں کی طشت ازبام ہوئی- ۲۳ گارڈ اس سازش میں گرفتار ہیں- انکا مدت سے یہہ دستور چلا آیا ہی کہ مصنوعی چابیوں کے ذریعہ سے مسافروں کے اسباب کے صندوق جو بریک گاڑی میں اُنکی تحویل میں رہتے ہیں اُنکو کھول کر تمام اسباب قیمتی اور اشیا چیدہ نکال لیتے اور پھر صندوق کو اُسی طرح بند کر کے منزل مقصود پر مالکوں کے حوالے کر دیتے تھے- بیان ہوا ہے کہ لاکھوں روپیہ کا مال اسیطرح اُڑ چکا ہی- اب پکڑے گئے تو اس طریق سے کہ مال بٹنے میں اَن بَن ہو گئی اور باہم پھوٹ پڑے سب لوگ گرفتار ہیں اور مقدمہ نہایت زور سے چلنے لگا- **ایک** کانگرسیہ اخبار بیان کرتا ہی کہ مجھے معتبر طور پر معلوم ہوا ہی کہ گورنمنٹ ہند نے تمام افسروں کے نام سرکلر جاری کیا ہی کہ اِن لوگوں کی خفیہ طور پر نگرانی کریں جو پولیٹیکل طور پر اغوا کیا کرتے ہیں- ۲۷- فروری کی شام کو رنگ محل لاہور میں پادری الوئنگ صاحب ڈی- ڈی نے شہر بابل پر ایک لکچر انگریزی میں دیا- اور اپنی تقریر میں ثابت کیا کہ اِس شہر کی نسبت جو پیشین گوئی بائبل میں کی گئی ہے وہ حرف بحرف ظہور میں آئی اور پھر یہہ نتیجہ نکالا کہ اگر بائبل کی ایک پیشین گوئی درست ہی تو یہہ کلام الٰہی ہی- **ریاست** میسور میں ایک دیسی عیسائی عورت کے تین لڑکے پیدا ہوئے اور ۴۸ گھنٹہ کے اندر ایک ایک کر کے مر گئے- **قحط زدگان چین** کی امداد کے لئے پنجاب میں بھی چندہ کھولا گیا- **جدید ڈاک گاڑی** کلکتہ بمبئی کی رفتار ۴۸ میل فی گھنٹہ بیان ہوئی- **کومیلا** میں آتشزدگی سے ۸ عمارتیں جلیں نقصان دس ہزار کا ہوا- **ماہ جنوری** کلکتہ سے ۵۹۷ دیسی لوگ مزدوری کو تارک الوطن ہوئے- **کلکتہ** سے چیچک پھوٹنے کی وحشت بخش خبر آئی- **کان یاقوت** برما سے الماس نکالنے کے لئے ولائت میں ایک کمپنی ۵۴ لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے جاری کی گئی- ایک حصہ کی قیمت ایک پونڈ یا پندرہ روپیہ رکھی گئی ہی- **فوج** توپخانہ جرمنی میں ۸ ہزار سپاہی اور بڑھائے گئے **اغلب** ہی کہ ماہ اکتوبر ۱۸۹۹ء تک دہلی سے ریلوے لائن انبالہ و کالکا کے لئے کھل جائیگی- **آجکل** ہندوستان میں ۱۰۵ پتھر کے کوئلہ* کی کان موجود ہیں اور ان سے ۱۸۹۶ء میں تین کروڑ پچاس لاکھ من کوئلہ نکلا- **اب** کی تار خبر سے معلوم ہوا- کہ پی کٹ صاحب جو کئی برس سے انگلستان کی گورنمنٹ کے برخلاف جھوٹھ خبریں درج اخبار کرتے تھے- ثابت ہونے پر گرفتار ہوئے- اور پولیس سے مفرور ہو کر سپین میں پہنچکر خودکشی کی- **لنڈن** ۲۲- فروری یہہ بیان کیا گیا ہی کہ گورنمنٹ پارلیمنٹ سے درخواست کریگی کہ جہازوں کی تیاری اور بحری فوج میں تین ہزار آدمی بڑھانے کے لئے ایک کروڑ بیس لاکھ پونڈ منظور کرے- **گورنمنٹ** ہند غور کر رہی ہی کہ ہندوستان کے ہسپتالوں میں لیڈی ڈاکٹروں کی ملازمت کو وسعت دیجائے- **بمبئی** میں ہسپتال متعلق دائہ گری بنیاد حضور گورنر نے رکھی- **مضبوطی بحری** طاقت انگلستان کے لئے پارلیمنٹ سے ۱۸ کروڑ روپیہ طلب ہوا +

سرکاری خبریں

موصول بمطبع

مسٹر جی- لوئیس صاحب جج عدالت مطالبہ خفیفہ لاہور نے ایک ماہ ۱۴ یوم کی رعائتی رخصت ۲۵ فروری ۱۸۹۹ء سے حاصل کی +

مسٹر الف- ایل ہلی صاحب ڈپٹی رجسٹرار چیف کورٹ پنجاب- مسٹر لوئیس صاحب کے ایام رخصت میں عدالت خفیفہ کا کام انجام دینگے +

مسٹر ڈبلیو- ایم ینگ صاحب بہادر کمشنر اختتام اپنی رعائتی رخصت پر قسمت راولپنڈی میں بجائے مسٹر جی- سمائتہ صاحب جو تبدیل کئے گئے ہیں ۲۲ فروری ۱۸۹۹ء سے تعینات کئے گئے +

دیوان نرائندر ناتھ- ایم- اے- اسٹنٹ کمشنر گورداسپور نے ۲- جنوری ۱۸۹۹ء سے دو ماہ کی رخصت ڈاکٹری سارٹیفکٹ پر حاصل کی فقط +

لودیانہ

گذشتہ بارشوں سے فصل خوب لہلہا رہی ہی- نرخ اجناس بھی ارزاں ہو گیا- سردی بھی اچھی پڑتی ہی- دھوپ میں بھی تیزی ہوتی جاتی ہی +

عیسائیوں کے قبرستان کے پاس ایک شیشم کے بڑے پیڑ پر بجلی گری- جسکے صدمہ سے درخت بالکل پھٹ گیا- یہہ بورڈنگ سکول کے بہت ہی قریب تھا- شکر کی بات ہی- کہ کسیطرح کا صدمہ سکول کی عمارت کو نہیں پہنچا +

موسم کی تبدیلی کی وجہ سے میونسپل کمیٹی کو آوارہ کتوں کے مروانے کی فکر کرنی چاہئے- کیونکہ یہہ دن اُن کے دیوانے ہونے کے ہوتے ہیں- اور آجکل کتوں کی کثرت بھی ہی- بہتر ہی کہ ابھی اُنکا تدارک ہو- ورنہ بعد نقصان وہی مثل صادق آویگا +

عشاء ربانی کی تقریب پر اتوار کی شام کو پادری سی- بی نیوٹن صاحب نے گرجا میں خط عبرانیاں ۱۰ باب ۱۹ تا ۲۵ پر وعظ کیا- جسکو ہم مسیحی ناظرین کی خاطر کسی آئندہ ہفتہ درج اخبار کرینگے- اُمید کہ ہمارے ناظرین اُس سے بہت کچھ روحانی فائدہ حاصل کرینگے +

پیدایش ۳۷- اموات ۲۵

اطلاع- جن صاحبوں کے پاس اخبار خزانہ پہنچے وہ شکائت نہ کریں- چونکہ اُنہوں نے قیمت سن رواں کی نہیں بھیجی- اِسلئے اخبار بند ہی +

المشتہر پادری ڈبلیو کالڈر وڈ منیجر نور افشاں

* یہہ وہ کوئلہ ہی جو انجن میں جلانے کے کام میں آتا ہی-

(۲) # حکم اشتہار کچہری کمسریٹ چھاؤنی (۳)

درخواست لفافہ بند سربمہر واسطے ٹھیکہ اجناس مندرجہ ذیل کی تاریخ ۱۵ - مارچ ۱۸۸۹ء کو ۱۱ بجے بالائے دوپہر دن تک لیجاوینگی اور تاریخ اُس ماہ مذکور وقت دوپہر دن کے کھولیجاوینگی روبروئے درخواست دہندگان یا اُن کے مختاروں کے جو بذریعہ مختارنامہ مصدقہ عدالت حاضر ہونگے +

دفعہ دویم فارم درخواست بخط انگریزی جسمیں سب شرائط وغیرہ درج ہوئے ہیں دفتر کمسریٹ راولپنڈی سے لیلیے بدون فارم دفتر ہذا کے یا بعد وقت تاریخ معینہ بالا اگر کوئی درخواست دیویگا تو ہرگز نہ لیا جاویگا +

دفعہ سویم لفافہ درخواست پر نام جنس و چھاؤنی لکھے نام دہندہ درخواست لفافہ پر لکھنا منع ہے +

دفعہ چہارم ہمراہ درخواست زربیعانہ بذریعہ رسید خزانہ کلکٹری یا گورنمنٹ پرامیسری نوٹ داخل کرنا ہوگا روپیہ نقد یا نوٹ کرنسی نہیں لیا جاویگا +

دفعہ پنجم ہر ایک درخواست ہمراہ علیحدہ علیحدہ دینا ہوگا اور نرخ بعبارت رقم ہندسہ صاف بلاشکوک و محکوک معہ میزان کل لکھنا ہوگا +

دفعہ ششم سب جنس مندرجہ درخواست میں نرخ ہر چیز کا لکھنا ہوگا اگر کم و بیش لکھیگا تو درخواست نہ لیا جاویگا +

دفعہ ہفتم درخواست میں نام جملہ شرکا یان بدستخط خاص و سکونت جانب راست اور تاریخ جانب چپ لکھا ہوگا اور کوئی درخواست بحالت نابالغی نہیں لیجاویگی و بشرط ثبوت زربیعانہ و ضمانت ضبط ہوگی اور جو درخواست دہندگان نہیں لکھ سکتے اُن کی مہر منظور نہیں ہوگی اُنکو اپنا نشان بنانا چاہئے اور وہ نشان گواہوں سے تصدیق ہونا چاہئے +

دفعہ ہشتم جو درخواست خلاف حکم ہذا یا کم پروانجات سے بیرنگ بھیجیگا فوراً بلاعذر و لحاظ واپس ہوگی +

دفعہ نہم وقت منظوری مابیں دس روز بموجب حکم ضمانت نقد یا گورنمنٹ پرامیسری نوٹ اور کاغذ اسٹامپ داخل کرکے اقرارنامہ لکھنا ہوگا ورنہ زربیعانہ ضبط ہوگا +

دفعہ دہم جو حکم حکام بالا سے تا میعاد ٹھیکہ صادر ہونگے بلاعذر بجا آوری حکم کرنا ہوگا اور درخواست دہندگان کو اختیار ہوگا کہ درخواست ایک چھاؤنی کی دیوے یا زیادہ کی ایک جنس کی خواہ چند کی اور بارگ فرنیچر میں درخواست دہندہ کو اختیار ہوگا کہ کل اشیائے کی درخواست دیوے یا کم کے اور سرکار کو بھی اختیار ہوگا کہ ٹھیکہ کل اشیائے منظور فرماویں یا تھوڑیکا سوائے اسکے دیگر ٹھیکہ جات جسمیں چند اجناس شامل ہونگی صاحب افیسہ کمسریٹ و کمسری جنرل صاحب بہادر کو اختیار ہوگا کہ کل منظور فرماویں یا کم منظور فرماویں فقط

دفعہ یازدہم - اگر خزانہ میں زربیعانہ جمع کردیا ہو اور درخواست نہیں دی تو زربیعانہ ضبط ہوویگا +

دفعہ دوازدہم - ہر ایک اشیائے کا نمونہ جسکے واسطے اشتہار دیا گیا ہو دفتر کمسریٹ میں دکھلا دیا جائیگا اور درخواست دہندگان کو قبل دینے درخواست کے ہر ایک مدد دیجاویگی جو کہ اُن کو درکار ہوگی +

نمبر درخواست	نام جنس	میعاد ٹھیکہ	تخمینہ جنس درکار ہر ایک چھاونیات ماتحت دفتر					[illegible]	[illegible]	تعداد زربیعانہ ہر ایک چھاونیات ماتحت دفتر					تعداد ضمانت	نرخ جنس	کیفیت
										راولپنڈی ڈویژن	مری ڈویژن						
	گوشت		بقدر ضرورت							۲۷۶۰	۱۹۴۰	Rs 20 per cent			[illegible]	[illegible]	[illegible]

ٹھیکہ داراں کو چاہئے کہ بروقت بھرنے ٹنڈر فارموں کے کپ کانڈ کا نرخ ظاہر درج کریں ورنہ اُس شخص کا ٹنڈر فارم نامنظور ہوگا۔

رسید خزانہ ہمراہ درخواست لینے فارم داخل کریں ورنہ اُسکو فارم نہیں دیا جائیگا عرایض واسطے فارم بتاریخ ۸ مارچ ۱۸۸۹ء بوقت ۴ بجے شام تک لیجاویگی بعد میں کچھ سماعت نہ ہوگا

راولپنڈی ڈویژن سے یہہ مطلب ہوا کہ راولپنڈی سیالکوٹ کیملپور داٹک مری ڈویژن سے یہہ مطلب ہوا کہ مری و تمام گلیان مورخہ ۲ ماہ فروری ۱۸۸۹ء

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ڈبلیو - کالڈروڈ صاحب کے اہتمام سے چھپا